۱۳۰/۱۷۲

۳۷،۲،۴ ۱۲ ←

Email 11-15-2015 15-11-2015

IDARA ... AL-FAROOQ (stamp)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمین مفتیان عظام ایک مسئلہ کا حکمِ شرعی مطلوب ہے امید ہے کہ تفصیلی راہ نمائی فرمائیں گے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

زید نے بکر سے ایک فریج اس طرح خریدا کہ دس ہزار نقد موقع پر ہی دے دیے اور پچاس ہزار کا دو مہینے بعد دینے کا وعدہ کرلیا، اس کے بعد دو، تین، چار؛ حتی کہ سات ماہ گذر چکے ہیں، لیکن زید بقیہ رقم دینے کا نام تک نہیں لے رہا، ''بکر'' مطالبہ کرکر کے عاجز آچکا ہے، اب ''بکر'' چاہتا ہے کہ عدالت کے ذریعے اس سے اپنا حق وصول کرے۔ لیکن اس راستے کے اپنانے پر ''بکر'' کے اخراجات آئیں گے، سوال یہ ہے کہ

''بکر'' آنے والے ان اخراجات کو بھی ''زید'' سے وصول کرنے کا حق دار ہے یا یہ اخراجات اسے ہی برداشت کرنے ہوں گے؟

بینوا توجروا

جامعہ فاروقیہ (stamp)

مولوی رشید احمد

ڈیرہ اسماعیل خان

۱۴۳۶/۰۲/۰۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں زید، اپنے ذمے بکر کے پیسوں کی ادائیگی میں اگر تنگدستی کی وجہ سے کوتاہی کر رہا ہو تو بکر کو چاہیے کہ زید کو فراخیٔ وقت تک مہلت دیدے۔

اور اگر زید مالدار ہونے کے باوجود واجبات کی ادائیگی میں ٹال مٹول کر رہا ہو تو پھر زید کی طرف سے یہ ٹال مٹول تعدی اور ظلم شمار ہوگا، اور اس صورت میں بکر کا، زید سے عدالت کے ذریعے آنے والے اخراجات وصول کرنے کی گنجائش ہے۔

البتہ بکر کا عدالت سے رجوع کرنے سے پہلے، زید کو اس بات (عدالت سے رجوع کرنے) پر متنبہ کرنا اتمام حجت کے طور پر بہتر رہے گا۔

لما في شرح المجلۃ لـ"علی حیدر":

"المتسبب لا یضمن إلا بالتعمد".

(المطلق، المادۃ: ۹۳: ۱/ ۸۷، ط: دار الکتب، بیروت)

(صباری؟)

جامعة فاروقية

وكذا في شرح المجلة للخالد الأتاسي، وفيه:

إن كان نحو التلف حاصلا عن فعل المتسبب

بغير حق --- يضمن ما تلف فيه وإن

لم يتعمد؛ لأنه متعمد بنفس الفعل.

(قاعدة: ٩٣: ١/٢٥٦، ط: رشيدية)

وفي الشامية:

قوله: (وأجرة المحضر إلخ) --- وهو

من يحضر الخصم --- وفي "البزازية":

ويستعين بأعوان الوالي على الإحضار،

وأجرة الأشخاص في بيت المال، وقيل:

على المتمرد. --- وفي "منية المفتي": مؤنة المشخص

قيل: في بيت المال، وفي الأصح على

المتمرد اهـ.

(كتاب القضاء، مطلب في أجرة المحضر: ٨/٥٦، رشيدية)

وقال الله تعالى:

﴿وإن كان ذو عسرة فنظرة إلى

ميسرة﴾ (البقرة: ٢٨٠)

وعن عمران بن حصين - رضي الله عنه - قال:

قال رسول الله - صلى الله عليه وسلم -: «من كان

له على رجل حق، فمن أخره، كان له بكل

يوم صدقة».

(المشكوة، باب الإفلاس والإنظار، الفصل الثالث: ص ٢٥٣، قديمي)

(جاري ہے)

وفي فيض القدير:

(مطل الغني) أي: تسويف القادر المتمكن من أداء الدين الحال (ظلم) منه لرب الدين، فهو حرام ---،

يعني: يجب وفاء الدين وإن كان مستحقه غنياً فالفقير أولى --- وقضية كونه ظلماً أنه كبيرة فيفسق به إن تكرر. (حرف الميم: ٧/٤٨٤، دار الحديث)

وكذا في إمداد الأحكام: كتاب الرجوع في الهبة، باب القرض والدين: ٣/٥٠٠، دار العلوم) فقط والله تعالى أعلم بالصواب

حرره: خالد محمود السيف

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية كراتشي

١٤٣٧/٢/١٢ھ، 2015/11/25م

الجواب صحيح

[signature]

١٤٣٧/٢/١٩ھ

الجواب صحيح

[signature]

١٤٣٧/٢/٢٠ھ

جامعة فاروقية
دار الإفتاء
شاه فيصل كالوني نمبر ٤ كراچي (پاكستان)